بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون نمبر ۴۹

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ عَسٰٓى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ الفضل ربوہ

The Daily ALFAZL RABWAH

ایڈیٹر روشن دین تنویر

یوم یکشنبہ

قیمت فی پرچہ ۱۰ پیسے

جلد ۵۲/۱۷	۲۴ نبوت ۱۳۴۲ ہش ۶ رجب ۱۳۸۳ ھ ۲۴ نومبر ۱۹۶۳ء	نمبر ۲۷۵

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق تازہ اطلاع

محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب –

ربوہ ۲۳ نومبر بوقت ½ ۸ بجے صبح

کل حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی طبیعت خدا تعالیٰ کے فضل سے نسبتاً بہتر رہی۔ اس وقت طبیعت بفضلہ تعالیٰ اچھی ہے۔

احباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں کہ مولیٰ کریم اپنے فضل سے حضور کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔

آمین اللّٰھم آمین

حضرت سیدہ ام وسیم احمد صاحبہ کی صحت کے متعلق اطلاع

ربوہ ۲۳ نومبر۔ حضرت سیدہ ام وسیم احمد صاحبہ کو بخار میں تو نسبتاً کمی ہے (ٹمپریچر اب ۹۹.۶ ہے) تاہم سانس اور دل کی تکلیف اسی طرح ہے، نیز کمزوری اور گھبراہٹ بہت زیادہ ہے۔

احباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعائیں کریں کہ اللہ تعالیٰ حضرت سیدہ موصوفہ کو اپنے فضل سے صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔

آمین اللّٰھم آمین

ارشادات عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

مَیں جس راہ کی طرف بلاتا ہوں اس پر چلکر غوثیت اور قطبیت ملتی ہے

جو لوگ مجھے قبول کرتے ہیں وہ دین و دنیا دونوں کی فلاح کے وارث ہونگے

"یاد رکھو کہ اس قدر نشانات دیکھ کر بھی جسے کوئی شک و شبہ گزر سکتا ہے تو اسے ڈرنا چاہیئے کہ شیطان عدو مبین ساتھ ہے۔ مَیں جس راہ کی طرف بلاتا ہوں یہی وہ راہ ہے جس پر چل کر غوثیت اور قطبیت ملتی ہے اور اللہ تعالیٰ کے بڑے بڑے انعام ہوتے ہیں۔ جو لوگ مجھے قبول کرتے ہیں ان کی دین و دنیا بھی اچھی ہوگی کیونکہ اللہ تعالیٰ وعدہ فرما چکا ہے وَجَاعِلُ الَّذِيْنَ اتَّبَعُوْكَ فَوْقَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ۔ درحقیقت وہ زمانہ آتا ہے کہ ان کو امیت سے نکال کر خود قوت بیان عطا کرے گا اور وہ منکروں پر غالب ہونگے لیکن جو شخص دلائل اور نشانات کو دیکھتا ہے اور دیانت، امانت، انصاف کو ہاتھ سے چھوڑتا ہے۔ اسے یاد رکھنا چاہیئے کہ مَنْ اَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرٰى عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا اَوْ كَذَّبَ بِاٰيٰتِهٖ۔ تم بہت سے نشانات دیکھ چکے ہو اور حروف تہجی کے طور پر اگر ایک نقشہ تیار کیا جاوے تو کوئی حرف باقی نہ رہے گا کہ اس میں کئی کئی نشان نہ آئیں۔ تریاق القلوب میں بہت سے نشان جمع کئے گئے ہیں اور تم نے اپنی آنکھوں سے پورے ہوتے دیکھے۔ اب وقت ہے کہ تمہارے ایمان مضبوط ہوں اور کوئی زلزلہ اور آندھی تمہیں ہلا نہ سکے"

(الحکم ۱۰ دسمبر ۱۹۰۲ء)

نکاح کی بابرکت تقریب

حضرت صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب صدر، صدر انجمن احمدیہ پاکستان نے مورخہ ۲۱ نومبر ۱۹۶۳ء بعد نماز عصر مسجد مبارک ربوہ میں منور شمیم خالد صاحب ایم۔ اے لیکچرار تعلیم الاسلام کالج ابن مکرم پروفیسر شیخ محبوب عالم صاحب خالد کا نکاح بشریٰ بیگم صاحبہ بنت محترم مولوی فضل الدین صاحب وکیل کے ہمراہ اڑھائی ہزار روپیہ حق مہر پر پڑھا۔ منور شمیم صاحب خالد حضرت خان صاحب مولوی فرزند علی صاحب مرحوم سابق ناظر بیت المال کے پوتے اور بشریٰ بیگم صاحبہ حضرت بھائی عبدالرحیم صاحب قادیانی مرحومؓ کی نواسی ہیں۔

حضرت صاحبزادہ صاحب موصوف نے نکاح کا اعلان کرنے سے قبل ایک پُر معارف خطبہ ارشاد فرمایا جس میں آپ نے قرآن مجید کی آیات جو خطبہ مسنونہ میں پڑھی جاتی ہیں کی تفسیر بیان کی۔ آپ نے ازدواجی تعلقات کو کامیابی اور خیر و برکت سے ہمکنار کرنے کے سلسلہ میں قول سدید اور تقویٰ کی اہمیت پر بہت ایمان افروز پیرایہ میں روشنی ڈالی۔ خطبہ کے اختتام پر آپ نے فرمایا کہ اس وقت میں جس نکاح کا اعلان کرنے لگا ہوں (باقی دیکھیں ش ۸ پر)

اخبار احمدیہ

• ربوہ ۲۳ نومبر۔ کل یہاں نماز جمعہ مکرم مولانا جلال الدین صاحب شمس نے پڑھائی۔ آپ نے مساوات انسانی کے موضوع پر خطبہ دیا اور اس ضمن میں اسلامی تعلیم اور احکامات کو بڑی عمدگی سے واضح فرمایا۔

• مکرم مولانا شمس صاحب آج صبح ½ ۷ بجے لائل پور سے بذریعہ ہوائی جہاز کراچی تشریف لے گئے ہیں۔ آپ وہاں جماعت احمدیہ کراچی کے جلسہ میں شرکت فرمائیں گے۔

• مکرم مولانا شیخ مبارک احمد صاحب نائب ناظر اصلاح و ارشاد مشرقی پاکستان کے دورہ سے گزشتہ رات ربوہ واپس تشریف لے آئے ہیں۔

• مکرم چوہدری بشیر احمد صاحب والد محترم چوہدری انور احمد صاحب کاہلوں نے اطلاع دی ہے کہ لندن سے تار موصول ہوا ہے کہ اب انور صاحب کی حالت بہتر ہے اور کوئی خطرہ نہیں۔ الحمد للہ علیٰ ذالک

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کی

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۲۴ نومبر ۶۳ء

دُنیا کو تباہی کا خطرہ اور اس کا علاج

(قسط نمبر ۳)

آج بعض مسلمان اہل علم حضرات مسلمانوں میں مغربی تہذیب و تمدن اور مغربی علوم کے اثرات کے نتائج دیکھ کر چونک پڑے ہیں اور ان کے دلوں میں یہ جوش پیدا ہوتا ہوا نظر آتا ہے کہ مغربی علوم کا تجزیہ کر کے اسلام کی خوبیاں بیان کی جائیں تاکہ ارتداد کے سیلاب کو جو امڈا چلا آتا ہے روکا جا سکے۔

ہمارے لئے یہ امر واقعی بڑی خوشی کا باعث ہے کہ اب دوسرے اہل علم حضرات بھی اس طرف کچھ کچھ متوجہ ہونے لگے ہیں۔ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے تو شروع ہی میں مسلمانوں کی توجہ کو اس طرف منعطف کرانے کی کوشش کی ہے چنانچہ ذیل میں ہم ایک طویل اقتباس آپ کے ملفوظات میں سے نقل کرتے ہیں۔ اس اقتباس میں آپ نے چند الفاظ میں بہت سی باتوں کا اس تعلق میں تذکرہ کیا ہے جن کو اگر مدنظر رکھ کر کام کیا جائے تو یقیناً بہت اچھے نتائج برآمد ہو سکتے ہیں۔ اقتباس حسب ذیل ہے:۔

"میری یہ باتیں اس لئے ہیں کہ تا تم جو میرے ساتھ تعلق رکھتے ہو اور اس تعلق کی وجہ سے میرے اعضاء ہو گئے ہو۔ ان باتوں پر عمل کرو۔ اور عقل اور کلام الٰہی سے کام لو تاکہ سچی معرفت اور یقین کی روشنی تمہارے اندر پیدا ہو اور تم دوسرے لوگوں کو ظلمت سے نور کی طرف لانے کا وسیلہ بنو۔ اسلئے کہ آجکل اعتراضوں کی بنیاد طبعی اور طبابت اور ہیئت کے مسائل کی بناء پر ہے اس لئے لازم ہوا کہ ان علوم کی ماہیت اور کیفیت سے آگاہی حاصل کریں تاکہ جواب دینے سے پہلے اعتراض کی حقیقت تو ہم پر کھل جائے۔

میں ان مولویوں کو غلطی پر جانتا ہوں جو علوم جدیدہ کی تعلیم کے مخالف ہیں وہ دراصل اپنی غلطی اور کمزوری کو چھپانے کے لئے ایسا کرتے ہیں۔ ان کے ذہن میں یہ بات سمائی ہوئی ہے کہ علوم جدیدہ کی تحقیقات اسلام سے بدظن اور گمراہ کر دیتی ہے اور وہ یہ قرار دئے بیٹھے ہیں کہ گویا عقل اور سائنس اسلام سے بالکل متضاد چیزیں ہیں۔ چونکہ خود فلسفہ کی کمزوریوں کو ظاہر کرنے کی طاقت نہیں رکھتے۔ اس لئے اپنی اس کمزوری کو چھپانے کے لئے یہ بات تراشتے ہیں کہ علوم جدیدہ کا پڑھنا ہی جائز نہیں۔ ان کی روح فلسفہ سے کانپتی ہے اور نئی تحقیقات کے سامنے سجدہ کرتی ہے۔

مگر وہ سچا فلسفہ ان کو نہیں ملا جو الہام الٰہی سے پیدا ہوتا ہے۔ جو قرآن کریم میں کُوٹ کُوٹ کر بھرا ہوا ہے وہ ان کو اور صرف انہیں کو دیا جاتا ہے جو نہایت تذلل اور نیستی سے اپنے تئیں اللہ تعالےٰ کے دروازے پر پھینک دیتے ہیں۔ جن کے دل اور دماغ سے متکبرانہ خیالات کا تعفن نکل جاتا ہے اور جو اپنی کمزوریوں کا اعتراف کرتے ہوئے گڑگڑا کر سچی عبودیت کا اقرار کرتے ہیں۔

پس ضرورت ہے کہ آج کل دین کی خدمت اور اعلائے کلمۃ اللہ کی غرض سے علوم جدیدہ حاصل کرو اور بڑے جدوجہد سے حاصل کرو۔ لیکن مجھے یہ بھی تجربہ ہے جو بطور انتباہ میں بیان کر دینا چاہتا ہوں کہ جو لوگ ان علوم ہی میں یک طرفہ پڑ گئے اور ایسے محو اور منہمک ہوئے کہ کسی اہل دل اور اہل ذکر کے پاس بیٹھنے کا ان کو موقعہ نہ ملا۔ اور وہ خود اپنے اندر الٰہی نور نہ رکھتے تھے وہ عموماً ٹھوکر کھا گئے اور اسلام سے دور جا پڑے۔ اور بجائے اس کے کہ ان علوم کو اسلام کے تابع کرتے۔ اُلٹا اسلام کو علوم کے ماتحت کرنے کی بے سود کوشش کر کے اپنے زعم میں دینی اور قومی خدمات کے متکفل بن گئے۔ مگر یاد رکھو کہ یہ کام وہی کر سکتا ہے۔ یعنی دینی خدمت وہی بجا لا سکتا ہے جو آسمانی روشنی اپنے اندر رکھتا ہو۔

بات یہ ہے کہ ان علوم کی تعلیمیں پادریت اور فلسفیت کے رنگ میں دی جاتی ہیں جس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ ان تعلیمات کا دلدادہ چند روز تو حسن ظن کی وجہ سے جو اس کو فطرتاً حاصل ہوتا ہے۔ رسوم اسلام کا پابند رہتا ہے لیکن جوں جوں ادھر قدم بڑھاتا چلا جاتا ہے۔ اسلام کو دور چھوڑتا جاتا ہے اور آخر ان رسوم کی پابندی سے بالکل ہی رہ جاتا ہے اور حقیقت سے کچھ تعلق نہیں رہتا۔ یہ نتیجہ پیدا ہوتا ہے اور ہوا ہے یک طرفہ علوم کی تحقیقات اور تعلیم میں منہمک ہونے کا۔ بہت سے لوگ قومی لیڈر کہلا کر بھی اس رمز کو نہیں سمجھ سکے کہ علوم جدیدہ کی تحصیل جب ہی مفید ہو سکتی ہے۔ جب محض دینی خدمت کی نیت سے ہو۔ اور کسی اہل دل آسمانی عقل اپنے اندر رکھنے والے مردِ خدا کی صحبت سے فائدہ اٹھایا جائے۔

میرا ایمان یہی کہتا ہے کہ اس دہریت نما نیچریت کے پھیلنے کی یہی وجہ ہے کہ جو شیطانی حملے الحاد کے زہر سے بھرے ہوئے علوم طبعی، فلسفی یا ہیئت دانوں کی طرف سے اسلام پر ہوتے ہیں ان کا مقابلہ کرنے کے لئے یا ان کا جواب دینے کے لئے اسلام اور آسمانی نور کو عاجز سمجھ کر عقلی ڈھکوسلوں اور فرضی اور قیاسی دلائل کو کام میں لایا جاتا ہے جس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ ایسے مجیب قرآن کریم کے مطالب اور مقاصد سے کہیں دور جا پڑتے ہیں اور الحاد کا ایک چھپا ہوا پردہ اپنے دل پر ڈال لیتے ہیں۔ جو ایک وقت آ کر اگر اللہ تعالےٰ اپنا فضل نہ کرے تو دہریت کا جامہ پہن لیتا ہے اور وہی رنگ دل کو دیتا ہے جس سے وہ ہلاک ہو جاتا ہے۔

آجکل کے تعلیمیافتہ لوگوں پر ایک اور بڑی آفت جو آ کر پڑتی ہے وہ یہ ہے کہ ان کو دینی علوم سے مطلق مَس نہیں ہوتا۔ پھر جب وہ کسی ہیئت دان یا فلسفہ دان کے اعتراض پڑھتے ہیں تو اسلام کی نسبت شکوک اور وساوس ان کو پیدا ہو جاتے ہیں۔ تب وہ عیسائی یا دہریہ بن جاتے ہیں۔ ایسی حالت میں ان کے والدین بھی ان پر بڑا ظلم کرتے ہیں کہ دینی علوم کی تحصیل کے لئے ذرا سا وقت بھی ان کو نہیں دیتے۔ اور ابتداء ہی سے ایسے دھندوں اور بکھیڑوں میں ڈال دیتے ہیں جو انہیں پاک دین سے محروم کر دیتے ہیں۔

یہ بات بھی غور کرنے کے قابل ہے کہ دینی علوم کی تحصیل کے لئے طفولیت کا زمانہ بہت ہی مناسب اور موزوں ہے۔ جب ڈاڑھی نکل آئی تب ضَرَبَ یَضْرِبُ یاد کرنے بیٹھے تو کیا خاک ہو گا طفولیت کا حافظہ تیز ہوتا ہے۔ انسانی عمر کے کسی دوسرے حصہ میں ایسا حافظہ کبھی بھی نہیں ہوتا۔ مجھے خوب یاد ہے کہ طفولیت کی بعض باتیں تو اب تک یاد ہیں لیکن پندرہ برس پہلے کی اکثر باتیں یاد نہیں۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ پہلی عمر میں علم کے نقوش ایسے طور پر اپنی جگہ کر لیتے ہیں اور قویٰ کے نشوونما کی عمر ہونے کے باعث ایسے دلنشیں ہو جاتے ہیں کہ پھر ضائع نہیں ہو سکتے۔ غرض یہ ایک طویل امر ہے۔"

(ملفوظات جلد اوّل ص ۶۸ تا ۷۱)

ہم نے یہ اقتباس جماعت کی یاددہانی کے لئے نقل کیا ہے۔ خدا تعالےٰ کے فضل سے جماعت نے اس طرف کافی توجہ دی ہے۔ اور صرف یہی نہیں کیا کہ مغربی علوم حاصل کر کے ان کو اسلام سے موافق ثابت کیا ہے بلکہ جہاں تک ممکن ہوا ہے ان علوم کی غلطیاں واضح کی ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ جماعت یورپین ممالک میں جہاں سے موجودہ ارتداد کا طوفان اٹھا ہے نہایت کامیابی کے ساتھ تبلیغ اسلام کا فریضہ ادا کر رہی ہے۔

جیسا کہ ہم نے شروع میں کہا ہے ہمیں اس امر کی بڑی خوشی ہے کہ بعض اہل علم حضرات اب اس طرف متوجہ ہوئے ہیں تاہم یہ امر بھی قابل غور ہے کہ جب تک کسی بیماری کی صحیح تشخیص نہ کی جائے گی اس وقت تک اس کا علاج مشکل ہوتا ہے۔ اسلئے نہایت ضروری ہے کہ پہلے جدید ارتداد کے اسباب معلوم کئے جائیں۔ اس کام کے لئے سب سے پہلے مذہب کے بنیادی اصولوں کا علم حاصل کرنا ضروری ہے۔ جب ہم کو یہ معلوم ہو جائے گا کہ مذہب ہے کیا چیز تو اسکے بعد ہی ہم سمجھ سکتے ہیں کہ آج جو چاروں طرف مادہ پرستی کا زور نظر آتا ہے اسکے کیا اسباب ہیں۔

قرآن کریم کے شروع ہی میں صحیح مذہب کا حلیہ پیش کر دیا گیا ہے چنانچہ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے:۔

ذالك الكتاب لاريب فيه
هدًى للمتقين الذين
يومنون بالغيب ويقيمون
الصلوة ومما رزقنٰهم
ينفقون ـ والذين

(باقی ص۷ پر)

حضرت خواجہ غلام فرید صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی طرف سے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تصدیق اور آپ سے محبت و عقیدت کا اظہار

مکرم شیخ نور احمد صاحب منیر مبلغ بلاد عربیہ

(۱)

حال ہی میں حضرت خواجہ غلام فرید صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی یاد میں ایک خاص جشن منایا گیا ہے۔ ریڈیو اور اخبارات نے اس موقعہ پر آپ کے مناقب و محامد کا ذکر کیا ہے۔ حضرت خواجہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ اولیاء اور صلحاء امت میں سے تھے۔ آپ مستجاب الدعوات بزرگ تھے۔ آپ کی روحانیت تقوےٰ اور اخلاق عالیہ کا خاص اثر تھا۔ آپ کے حالات زندگی کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ آپ کو تفسیر قرآن مجید۔ حدیث۔ فقہ و تصوف کا غیر معمولی علم دیا گیا تھا بہت ذہین تھے۔ اور اپنے ذاتی مطالعہ سے ان علوم میں کمال حاصل کر لیا تھا۔ آپ کی شاعری فطرتی خصوصیات کی حامل تھی۔ اور اس میں سوز و گداز کا رنگ پایا جاتا تھا۔ آپ خالص ملتانی زبان کے بہت مشہور شاعر تھے۔ آپ کا منظوم کلام آپ کے مریدوں کو زبانی یاد ہے۔ اور اس کلام کے سننے اور پڑھنے سے وہ بہت محظوظ و مسرور ہوتے ہیں۔ آپ کے حالات زندگی کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ بہت ہی سخی تھے۔ صدقہ و خیرات کی عادت آپ کی فطرت میں ودیعت تھی اور جود و کرم میں آپ ایک مثال تھے۔ چنانچہ مقدمہ دیوان فرید میں مذکور ہے کہ ایک روایت کے مطابق آپ نے اپنی عمر میں ساٹھ لاکھ روپیہ کے قریب خیرات کیا ہے۔ آپ کے مریدوں و معتقدین کا حلقہ بہت وسیع ہے جو آپ سے خاص روحانی تعلق و ارادت رکھتے ہیں۔ ریاست بہاولپور، ڈیرہ غازیخان، مظفر گڑھ و ملتان میں آپ کے مرید کثرت سے ہیں۔ ریاست بہاولپور کے نواب بھی آپ کے مریدوں میں شامل تھے۔

(۲)

خدا تعالےٰ کے حکم سے جب حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی نے "مسیح موعود و مہدی معہود" کا دعوےٰ دنیا کے سامنے پیش فرمایا تو علماء اور مشائخ کی طرف سے مخالفت کا طوفان اٹھ کھڑا ہوا آپ کے خلاف فتاوی دیئے گئے ارشاد ربانی ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنی مشہور تصنیف "انجام آتھم" میں صوفیاء و علماء کو مباہلہ کی مفصل و مدلل دعوت دیتے ہوئے آخر میں رقم فرمایا:۔

"گواہ رہ اے زمین اور اے آسمان! کہ خدا کی لعنت اس شخص پر کہ اس رسالہ کے پہونچنے کے بعد نہ مباہلہ میں حاضر ہو اور نہ تکفیر اور توہین کو چھوڑے اور نہ ٹھٹھا کرنے والوں کی مجلس سے الگ ہو اے مومنو! برائے خدا کہو کہ آمین۔" (انجام آتھم ص۶۶)

یہ دعوت مباہلہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی طرف سے اٹھاون علماء اور اڑتالیس صوفیاء کو بذریعہ رجسٹری ارسال کی گئی۔ اور اس کے افتتاحیہ کلمات یہ تھے:۔

"صاف باطن فقراء کے لئے یہ موقعہ ہو کہ خدا تعالےٰ کے ڈر سے اور ہر ایک کدورت سے الگ ہو کر اور کمال تضرع اور ابتہال سے اس پاک جناب میں توجہ کر کے اس راز سربستہ کو اسی کے کشف اور الہام سے انکشاف چاہیں۔ اور جب خدا کے فضل سے انہیں معلوم کرایا جائے تو پھر جیسا کہ ان کی اتقا کی شان کے لائق ہے۔ محبت اور اخلاص اور کامل رجوع سے ثواب آخرت حاصل کریں اور سچائی کی گواہی کے لئے کھڑے ہو جائیں۔" (انجام آتھم ص۶۹)

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جن سجادہ نشینوں کو یہ دعوت مباہلہ ارسال کی تھی۔ ان میں حضرت خواجہ غلام فرید صاحب بھی شامل تھے۔ جونہی حضرت خواجہ صاحب موصوف کو یہ دعوت مباہلہ موصول ہوئی آپ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تائید میں ایک مکتوب بزبان عربی آپ کو ارسال فرمایا جسے حضرت اقدس نے انجام آتھم ص۳۹ میں شائع فرمایا۔ حضرت خواجہ صاحب موصوف نے تحریر کی۔

اما بعد فقد ارسلت الی الکتاب وبه دعوت الی المباهلة وطالبت بالجواب وانی ادکنت عدیم الفرصة ولکن رأیت جزءه من حسن الخطاب وسوق العتاب اعلم یا اعز الاحباب انی من بدء حالاتک واقف علی مقام تعظیمات لنیل الثواب وما جرت علی لسانی کلمة فی حقک الا بالتبجیل ورعایة الاداب والآن اطلع لک بانی معترف بصلاح حالک بلا ارتیاب وموقن بانک من عباد الله الصالحین وفی سعیک المشکور مثاب وقد اوتیت الفضل من الملک الوهاب ولک ان تسئل من الله تعالی خیر عاقبتی وادعو لکم حسن مآب ولولا خوف الاطناب لازددت فی الخطاب والسلام علی من سلک سبیل الصواب فقط

۲۷ رجب ۱۳۱۴ھ بمقام چاچڑاں

غلام فرید فقیر
خادم الفقراء

ترجمہ: (بعد واضح ہو کہ مجھے آپ کی وہ کتاب (انجام آتھم) پہونچی۔ جس میں مباہلہ کی دعوت دی گئی ہے۔ اور اس کا جواب طلب کیا گیا ہے۔ اور اگرچہ میں عدیم الفرصت تھا تاہم میں نے اس کتاب کی ایک جزو کو جو حسن خطاب اور طریق عتاب پر مشتمل تھی پڑھا ہے۔ سو اے ہر ایک حبیب سے عزیز تر آپ کو معلوم ہو کہ میرا مقام ابتداء سے آپ کی تعظیم کرتا ہے تا کہ مجھے ثواب حاصل ہو اور کبھی میری زبان پر بجز تعظیم و تکریم اور رعایت آداب کے آپ کے حق میں کوئی کلمہ جاری نہیں ہوا۔ اور اب میں آپ کو مطلع کرتا ہوں کہ میں بلاشبہ آپ کے نیک حال کا معترف ہوں۔ اور میں یقین رکھتا ہوں کہ آپ خدا تعالےٰ کے صالح بندوں میں سے ہیں۔ آپ کی سعی عنداللہ قابل شکر ہے جس کا اجر ملے گا۔ اور خدائے بخشندہ بادشاہ کا آپ پر بڑا فضل ہے۔ میرے لئے عاقبت بالخیر کی دعا فرمائیں۔ اور میں آپ کے لئے انجام خیر و خوبی کی دعا کرتا ہوں اگر مجھے طول کا اندیشہ نہ ہوتا تو میں زیادہ لکھتا۔ اور ہر اس شخص پر سلام ہو جو نیک راہ پر چلا۔ فقط

۲۷ رجب ۱۳۱۴ھ از مقام چاچڑاں

(مہر)

حضرت خواجہ صاحب کے اس مکتوب نے بعض مخالف علماء کے دل میں حسد اور بغض کی چنگاری پیدا کر دی۔ چنانچہ مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی اور مولوی غلام دستگیر صاحب قصوری بخود چاچڑاں شریف پہونچے نیز مولوی عبدالجبار صاحب و مولوی عبدالحق صاحب غزنوی نے حضرت خواجہ صاحب موصوف کو مکتوبات تحریر کئے کہ آپ نے مرزا صاحب کو من عباد اللہ الصالحین کیوں لکھا ہے۔ اور آپ نے کیوں باقی علماء کی نقل و اتباع میں مرزا صاحب پر کفر کا فتوے نہیں لگایا۔ (مفصل دیکھو اشارات فریدی جلد ۳ ص۱۲۹)

(۳)

حضرت خواجہ صاحب کے اس خط کے جواب میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے حضرت خواجہ صاحب موصوف کو جو جواب تحریر فرمایا اس میں حضور نے فرمایا کہ

آپ کا خط محبت اور اخلاص کے عطر سے معطر ہے اور اس میں تقوےٰ کی خوشبو ہے۔ اور میری دلی آرزو ہے کہ میں آپ سے ملاقات کروں۔ جس کا میں بے حد دلدادہ ہوں۔ اس کے بعد حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور حضرت خواجہ صاحب کے مابین کئی خطوط کا تبادلہ ہوا حضرت خواجہ صاحب نے وہ مضمون جو "جلسہ مذاہب اعظم لاہور" میں پڑھا گیا تھا اس کے مطالعہ کی خواہش فرمائی۔ اور جب حضرت اقدس کی طرف سے آپ کی خدمت میں یہ مضمون ارسال کیا گیا۔ تو آپ نے انتہائی شوق سے اس کا مطالعہ فرمایا۔ (دیکھیں مفصل اشارات فریدی جلد ۳ ص۹۱)

اشارات فریدی میں مذکور ہے کہ جب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

کا عربی خط حضرت خواجہ صاحب کو موصول ہوا تو آپ نے تصدیق کرتے ہوئے فرمایا کہ

مرزا صاحب مردے نیک و
صادق است ونزد من کتابی
از ملہمات خود فرستادہ است
کمال اوازاں کتاب ظاہر است
..... وے مرد صادق است
مفتری وکاذب نیست ایں
معاملہ جعلی وخود ساختہ او نیست"

یعنی مرزا صاحب نیک اور صادق مرد ہیں اور انہوں نے مجھے اپنے الہامات کی ایک کتاب (انجام آتھم) بھیجی ہے ان کا کمال اس کتاب سے ظاہر ہے.....

آپ مرد صادق ہیں مفتری وکاذب نہیں ہیں ان کا دعوےٰ ہرگز جعلی اور خود ساختہ نہیں ہے۔

الغرض حضرت خواجہ غلام فرید صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تصدیق فرمائی اور اپنے خطوط میں نہایت ہی عقیدت اور محبت کا اظہار کیا۔

وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العٰلمین

لیڈر (بقیہ صہ)

یؤمنون بما انزل الیک وما
انزل من قبلک وبالاخرۃ
ھم یوقنون فاولٓئک علی
ھدًی من ربھم واولٓئک
ھم المفلحون۔

یعنی یہ کتاب قرآن کریم جس میں شک نہیں ہے متقیوں کیلئے اس میں ہدایت ہے وہ جو غیب پر ایمان لاتے اور نماز قائم کرتے اور جو رزق ہم نے ان کو دیا ہے اس کو خرچ کرتے ہیں وہ جو اس پر ایمان لاتے ہیں جو ہم نے (اے مخاطب) تم پر اتارا ہے اور جو تم سے پہلے اتارا ہے اور آخرت پر یقین رکھتے ہیں۔ وہی لوگ ہیں جو اپنے رب کی طرف سے ہدایت پر ہیں اور وہی لوگ ہیں جو فلاح پانے والے ہیں۔

سب سے پہلی بات ایمان بالغیب ہے۔ اس کے بعد ایمان بالرسالت اور اس کے بعد ایقان بالمعاد۔ یعنی مذہب کی بنیاد ایمان باللہ۔ ایمان بالرسالت اور ایقان بالمعاد پر ہے۔ غیب کے معنی مابعد الطبیعات کے ہیں یعنی وہ حقائق جن کو ہم مادی اشیاء کی طرح ظاہر حواس سے محسوس نہیں کر سکتے۔ چونکہ غیب کی مرکزی ذات اللہ تعالےٰ ہے اس لئے غیب کے معنی یہاں اللہ تعالےٰ لئے جا سکتے ہیں۔ جب تک غیب کا علم اس طرح نہ ہو جس طرح ظاہر حواس سے مادی اشیاء کا ہوتا ہے غیب پر ایمان کامل نہیں ہو سکتا۔ یہی وجہ ہے کہ ایمان بالغیب کے لئے ایمان بالرسالت لازمی ہے کیونکہ رسالت ہی ایمان بالغیب ۴ کے لئے بہترین ذریعہ ہے۔ بلکہ کہنا چاہیئے کہ واحد ذریعہ ہے۔ جب انسان کو ایمان بالغیب اور ایمان بالرسالت حاصل ہو جائے تو ایقان بالمعاد بھی حاصل ہو جاتا ہے۔ دراصل یہ تینوں چیزیں لازم ملزوم ہیں۔ الغرض اسلام نے مذہب کی یہ تعریف کی ہے۔ اس سے بہتر تعریف نہیں ہو سکتی۔

(باقی)

دارالافتاء ربوہ

چند سوال اور ان کے جواب

(مکرم ملک سیف الرحمٰن صاحب ناظم دارالافتاء ——— ربوہ)

سوال

دلہا کو سہرا باندھنے کے بارہ میں شریعت کا کیا حکم ہے۔ نیز سہرا باندھنے اور ہار پہننے میں کوئی فرق ہے یا دونوں کا حکم ایک ہی ہے۔ کیا کسی حدیث میں ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم یا آپ کے کسی صحابی نے شادی کے موقع پر سہرا باندھا ہو؟

جواب

۱۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی جتنی شادیاں بھی ہوئیں ان میں نہ آپ نے سہرا باندھا اور نہ گلے میں پھولوں کے ہار پہنے۔

۲۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بارہ میں بھی ایسی کوئی روایت نہیں ملتی۔

۳۔ بدعت اسے کہتے ہیں کہ کوئی بات دین سمجھ کر کی جائے۔ حالانکہ قرآن وحدیث میں اسے دین کا حصہ قرار نہ دیا گیا ہو۔ یا کسی مباح بات کو اس تصور کے ساتھ رسم کے طور پر کیا جائے کہ اگر ایسا نہ کیا گیا تو ناک کٹ جائیگی یا لوگ کہیں گے کتنے عجیب ہیں ان سے اتنا بھی نہ ہو سکا۔

۴۔ سہرا کے بارہ میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز سے پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا:۔

"سہرے کا طریق بدعت ہے"
(الفضل ۱۴ جنوری سنہ ۱۹۲۶ء)

نیز ایک اور موقع پر فرمایا:۔

"لغویت ہے انسان کو گھوڑا بنانے والی بات ہے"
(الفضل ۱۰ اپریل سنہ ۱۹۲۶ء)

۵۔ بعض علماء نے اس کی کراہت کی یہ وجہ بھی لکھی ہے کہ سہرا چونکہ کافروں کی رسم ہے اسلئے یہ خلاف شرع ہے۔

۶۔ بدعت کی جو تعریف اوپر کی گئی ہے اس کے انداز میں اگر پھولوں کا ہار سر پہ باندھا جائے یا گلے میں ڈالا جائے تو یہ بھی ایک ناجائز صورت اور بدعت کے دائرہ میں داخل ہوگی۔

۷۔ البتہ اگر بدعت یا رسم کے تصور سے بالکل آزاد صرف تعارف یا عزت افزائی کے نشان کے طور پر پھولوں کا ہار گلے میں ڈال دیا جائے یا سر پر لپیٹ لیا جائے تو اس پر زیادہ جز بز نہیں ہونا چاہیئے۔ کیونکہ ایک تو اس میں کوئی خاص اسراف کی صورت نہیں۔ ہاں اگر اس میں تکلف روا رکھا گیا ہو تو پھر یہ بھی ایک مکروہ طرز عمل ہوگا۔

دوم:۔ یہ کوئی ایسی رسم بھی نہیں جو کفار کے ساتھ مختص ہو۔

سوم:۔ دلہا کو نمایاں کرنے کے لئے علامتی نشان کا ذکر بعض احادیث میں بھی آتا ہے۔ مثلاً ایک حدیث میں ہے کہ حضرت عبدالرحمٰن بن عوفؓ نے شادی کی اور ان کے کپڑوں پر رنگ کے نشان تھے۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے ان کے کپڑوں پر زرد رنگ کے یہ نشان دیکھ کر فرمایا:۔ عبدالرحمٰن یہ کیا؟ انہوں نے عرض کی ایک انصاری سے شادی کی ہے۔

(بخاری)

چہارم:۔ یہاں ہم نے کئی بار دیکھا کہ باہر سے آنے یا کسی تقریب میں شمولیت فرمانے کے وقت حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کے گلے میں پھولوں کے ہار ڈالے گئے اور آپ نے ناپسندیدگی کا اظہار نہیں فرمایا۔

پنجم:۔ مبلغین جب آتے یا جاتے ہیں تو ان کے گلے میں ہار ڈالے جاتے ہیں اور یہ طرز عمل حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کے سامنے کئی بار آیا لیکن آپ نے ناپسند نہیں فرمایا۔

بہرحال دلہا کو سہرا باندھنے یا پھولوں کے ہار ڈالنے کی کراہت وبدعت کا تعلق زیادہ تر تقریب منعقد کرنے والوں کے طرز عمل سے ہے۔ اور یہ ایک نسبتی قباحت ہے جو دینی حلقوں میں سہرا کی صورت میں زیادہ اور ہار کی صورت میں کم قابل اعتراض گردانی گئی ہے۔ تاہم بدعت، رسم اور سنجیدہ معاشرہ کے عام طرز عمل میں جو فرق ہے اسے نظر انداز نہیں کرنا چاہیئے۔

مکرم مولوی برکات احمد صاحب راجیکی مرحوم کی وفات پر

——— تعزیتی قرار دادیں ———

الجمعیۃ العلمیۃ للجامعۃ الاحمدیہ ربوہ:۔ الجمعیۃ العلمیۃ جامعہ احمدیہ کا یہ اجلاس محترم مولوی برکات احمد صاحب راجیکی ناظر امور عامہ قادیان کی ناگہانی وفات پر گہرے رنج وغم کا اظہار کرتا ہے۔ قادیان میں آپ گرانقدر خدمات سرانجام دے رہے تھے تقسیم ہند وپاک کے موقعہ پر آپ قادیان میں ہی مقیم رہے اور آج تک درویشانہ زندگی بسر کرتے رہے۔ آپ کی وفات حضرت مولانا غلام رسول صاحب راجیکی نیز دیگر اقرباء اور درویشان قادیان کے لئے انتہائی غم کا باعث ہے۔ الجمعیۃ العلمیۃ جامعہ احمدیہ کے تمام ممبران مرحوم کے والد محترم، آپ کے جملہ افراد خاندان وامیر جماعت احمدیہ قادیان محترم مولانا عبدالرحمٰن صاحب فاضل اور درویشان قادیان کے ساتھ دلی ہمدردی کا اظہار کرتے ہیں اور خدا تعالےٰ سے دعا گو ہیں کہ مرحوم کو اپنے حضور اعلےٰ مقام عطا فرمائے اور لواحقین کو صبر جمیل کی توفیق دے۔

(ہم ہیں ممبران الجمعیۃ العلمیۃ للجامعۃ الاحمدیہ ربوہ)

تعلیم الاسلام کالج ربوہ:۔ اساتذہ وطلباء تعلیم الاسلام کالج کا یہ ہنگامی اجلاس محترم مولوی برکات احمد صاحب راجیکی ناظر امور عامہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کی وفات پر دلی غم والم کا اظہار کرتا ہے۔ مولوی صاحب مرحوم سلسلہ کے ایک مخلص اور فدائی خادم تھے اور ایک عرصہ سے قادیان میں بطور درویش مقیم تھے۔ اور خرابی صحت کے باوجود تندہی اور اخلاص سے خدمت میں مصروف تھے۔ ان کی اچانک وفات نہ صرف ان کے خاندان کے لئے بلکہ ہم سب کے لئے ایک صدمہ جانکاہ ہے۔ ہم اللہ تعالےٰ کے حضور دست بدعا ہیں کہ اللہ تعالےٰ ان کی خدمتوں کو قبول فرمائے اور انہیں اپنے جوار رحمت میں جگہ دے کر اپنے اعلےٰ ترین فضلوں کا وارث بنائے! آمین ثم آمین!

ہم اساتذہ وطلباء تعلیم الاسلام کالج حضرت مولانا غلام رسول صاحب راجیکی سے بھی قلبی تعزیت کا اظہار کرتے ہیں۔ اللہ تعالےٰ انہیں صبر واستقامت سے اس صدمہ کو برداشت کرنیکی توفیق بخشے۔ آمین۔ ہم کارکنان صدر انجمن احمدیہ قادیان سے بھی ہمدردی اور تعزیت کا اظہار کرتے ہیں جو ایک مخلص ساتھی اور انتھک رفیق کار سے محروم ہو گئے ہیں۔ (طلبہ واساتذہ تعلیم الاسلام کالج ربوہ)

اخویم مکرم مولوی برکات احمد صاحب راجیکی مرحوم و مغفور

(مکرم پروفیسر بشارت الرحمٰن صاحب ایم اے)

۲۷ اگست کی شام کو اچانک یہ المناک خبر موصول ہوئی کہ اخویم مکرم مولوی برکات احمد صاحب ناظر امور عامہ صدر انجمن احمدیہ قادیان (ابن حضرت مولانا غلام رسول صاحب راجیکی) وفات پا گئے ہیں۔ مرحوم کئی سالوں سے رعشہ اور دیگر مختلف عوارض میں مبتلا تھے مگر تمام تکالیف کو انتہائی صبر کے ساتھ برداشت کیا اور خدمت دین کے کام میں فرق نہ آنے دیا۔ اللہ تعالیٰ کی راہ میں شہید ہونے والے بعض تو میدان کے شہید ہوتے ہیں اور بعض کام کے شہید ہوتے ہیں۔ یعنی اللہ تعالیٰ کے دین کی خدمت اور مفوضہ کام میں انتہائی انہماک کی وجہ سے وہ اپنی جان قربان کر دیتے ہیں۔ مرحوم اسی دوسرے گروہ میں سے تھے۔

مرحوم میرے بچپن کے دوست تھے۔ اس وقت سے لے کر اب تک میں نے انہیں نہایت درجہ تقویٰ شعار۔ علم دوست شفیق وفادار دوست اور خلیق مزاج کا ہمدرد پایا۔ آپ نے ۱۹۳۶ء میں تعلیم الاسلام ہائی سکول قادیان سے میٹرک پاس کیا۔ اس کے بعد ایف اے کے لئے آپ نے اندھیر کالج کپورتھلہ میں داخلہ لیا۔ وہاں مرحوم اکثر حضرت منشی ظفر احمد صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی پاکیزہ صحبت سے مستفیض ہوتے اور ان سے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے زمانے کے حالات سنتے رہتے۔

۱۹۳۸ء میں ایف اے کے بعد آپ اسلامیہ کالج لاہور میں بی اے کے لئے داخل ہوئے اور احمدیہ ہوسٹل لاہور میں رہائش اختیار کی۔ خاکسار بھی وہیں رہتا تھا۔ صبح و شام اور اکثر باقی اوقات میں بھی ہم اکٹھے رہتے اکثر آپ کے علمی مذاکروں سے مستفیض ہوتا تاریخ اسلام سے مرحوم کو بہت شغف تھا بہت سے عجیب و غریب تاریخی واقعات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی زندگی کے متعلق بہت سی ایمان افروز روایات۔ میں نے مرحوم کی زبان سے ہی سنی ہوئی ہیں۔ اس سال موسم گرما میں ایک بار اور اس کے بعد حضرت قمر الانبیاء صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب نور اللہ مرقدہٗ کی وفات کے بعد ربوہ آکر رہے قریباً روزانہ صبح کی نماز کے بعد سیر میں ہم اکٹھے ہوتے۔ مرحوم کی عادت تھی کہ میرے سامنے کوئی پیچیدہ سا علمی سوال پیش کرتے۔ میں اپنی بساط کے مطابق اسے حل کرنے کی کوشش کرتا۔ اس پر آپ تنقید کرنے میں اس کا جواب دیتا۔ کئی دفعہ آپ کی تنقید سے گھبرا کر میں پوچھتا کہ اچھا تو آپ کے نزدیک اس کا کیا جواب ہے۔ تو اس پر مسکرا کر جواب دیتے کہ آپ کا جواب درست ہے۔ تنقید تو مزید وضاحت و صراحت کے لئے ہے۔ بڑے عجیب تاریخی واقعات اور نادر روایات سناتے۔

میرے لئے آپ نہایت ہی شفیق دوست تھے۔ جن کی ملاقات کے بعد حزین و مغموم دل میں ایک تسلی پیدا ہوتی تھی۔ اور سکون ملتا تھا مرحوم تو زندگی کے تمام ابتلاؤں کو ختم کر کے اپنی خدمات کا انعام لینے کے لئے الرفیق الاعلیٰ کے پاس چلے گئے۔ لیکن آج میں ایک نہایت ہی دردمند اور سچے دوست سے محروم ہو گیا۔ جو اکثر مواقع پر غموم و تفکرات کے ہجوم میں میرے لئے ایک سہارا ثابت ہوا کرتا تھا۔ اصل سہارا اور تمام دکھوں کا مداوا تو اللہ تعالیٰ کی ہی ذات ہے۔ کاش اس کے ساتھ ہمیں حقیقی و دائمی اور زندہ تعلق اسی زندگی میں نصیب ہو جائے۔

مرحوم حقیقی طور پر المسلم مرآۃ المسلم کے مصداق تھے۔ باوجود اتنی گہری دوستی اور بے تکلفی کے اگر کوئی قابل اصلاح بات دیکھتے تو فوراً ٹوک دیتے تھے اور اپنے دوستوں کو بہر صورت جادۂ مستقیم پر گامزن رکھنے کی کوشش کرتے تھے ایسے وفادار بے تکلف اور ہمدرد دوست بھی اللہ تعالیٰ کی عظیم نعمتوں میں سے ہوتے ہیں۔

آخر میں میں جماعت کے نوجوانوں سے درخواست کرتا ہوں کہ وہ رخصت ہونے والے مجاہدین کی جگہ لینے کے لئے آگے بڑھیں اور خدمت دین کی صفوں میں کسی رخنہ کو پیدا نہ ہونے دیں کہ زندہ قوموں کی یہی علامت ہوا کرتی ہے جیسے کہ ایک عرب شاعر کہتا ہے ؎

اِذَا سَیِّدٌ مِنَّا خَلَا۔ قَامَ سَیِّدٌ

قَؤُوْلٌ لِمَا قَالَ الْکِرَامُ فَعُوْلٌ

کہ ہم میں سے جب ایک سردار گزر جاتا ہے تو دوسرا اس کی جگہ لے لیتا ہے جو وہی باتیں کہتا ہے جو شرفاء نے کہی تھیں اور ویسے ہی کام کرتا ہے یہ ہماری انتہائی خوش قسمتی ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمیں اپنے دین کی خدمت بجالانے کی توفیق عطا فرما دے اور ہم صدق و وفا اور محنت کے ساتھ خدمات بجا لائیں اور اللہ تعالیٰ کی رضا کے وارث بنیں۔

بھائیو اور عزیزو! تیرہ سو سال کے بعد اللہ تعالیٰ نے پھر ہمارے لئے اسلام کی الحمد فتح نصیب اور بلند اقبال فوج روحانی کا سپاہی بننے کا موقعہ پیدا کیا ہے جس فوج کی قسمت میں ناکامی اور شکست نہیں بلکہ فتح ہی فتح ہے بعد میں یہ موقعہ ہاتھ نہ آسکے گا۔ اٹھو اور اس سے فائدہ اٹھاؤ۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو مخاطب کر کے اللہ تعالیٰ نے فرمایا:۔

اَللّٰہُ یُعْلِیْنَا وَلَا نُعْلٰی

یعنی اللہ تعالیٰ ہمیں غالب رکھے گا۔ اور ہم مغلوب نہیں ہوں گے۔ اسلام اور احمدیت کی فتح کے بعد جو لوگ خدمت اور جاں نثاری کا دم بھریں گے ان کی کوئی شان نہیں ہوگی خدمت اور جاں نثاری کا یہی وقت ہے۔ پس آؤ ہم آگے بڑھیں اور رخصت ہونے والے خدام دین کی جگہ کو پر کریں اور اللہ تعالیٰ سے توفیق مانگیں کہ ہمارے ذریعے اسلام کا جھنڈا بلند سے بلند تر ہوتا چلا جاوے آمین تاکہ ہم بھی ہال ہماری جیسی کمزور ہستیاں بھی

"تخزدیار ہودیں۔ مولیٰ کے یار ہودیں"

کی مصداق بن جائیں۔ اے خدا تو ایسا ہی کر۔

محترم شیخ غلام جیلانی صاحب کی وفات

محترم شیخ غلام جیلانی صاحب صحابی حضرت مسیح موعود علیہ السلام ۸۷ سال کی عمر میں مورخہ ۱۳/۱۱/۶۳ کو ۹½ بجے شب معمولی علالت کے بعد وفات پا گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ محترم شیخ صاحب نے ۱۹۰۳ء میں حضرت مسیح پاک علیہ السلام کی بیعت کی تھی آپ نیک صالح اور سلسلہ کے فدائی بزرگ تھے اپنے پیچھے ۴ بیٹے اور ۲ بیٹیاں یادگار چھوڑی ہیں۔ نماز جنازہ مورخہ ۱۴/۱۱/۶۳ کو محترم جناب شیخ بشیر احمد صاحب سابق جج ہائی کورٹ نے پڑھائی۔ احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کے درجات بلند فرمائے اور پسماندگان کا دین و دنیا میں حامی و ناصر ہو آمین (عبدالعزیز صدر دارالصدر جنوبی ربوہ)

الفضل کی قیمت کے متعلق ضروری اعلان

موجودہ گرانی کے پیش نظر صدر انجمن احمدیہ کی منظوری سے الفضل کی قیمت میں بامر مجبوری معمولی سا اضافہ کرنا پڑا ہے لہذا یکم دسمبر ۱۹۶۳ء سے قیمت حسب ذیل شرح کے مطابق وصول کی جائے گی

سالانہ قیمت	۲۶ — ۰ روپے	قیمت فی پرچہ	۰ — ۱۲ پیسے
ششماہی ”	۱۴ — ۰ ”	خطبہ نمبر سالانہ	۶ — ۰ ”
سہ ماہی ”	۸ — ۰ ”	بیرون پاکستان اسلامی ممالک	۳۷ — ۰۰ ”
ایک ماہ	۳ — ۰ ”	یورپین ممالک	۴۷ — ۰۰ ”

امید ہے کہ خریدار صاحبان اور دیگر احباب اس معمولی اضافہ کو جو بامر مجبوری کیا گیا ہے شرح صدر سے قبول فرما کر پورا پورا تعاون فرمائیں گے اور پہلے سے بڑھ چڑھ کر اپنے اس قومی آرگن الفضل کی توسیع اشاعت میں حصہ لیں گے۔ (مینجر روزنامہ ”الفضل“ ربوہ)

قوموں کی اصلاح

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی اطال اللہ بقاءہٗ فرماتے ہیں کہ:۔

”قوموں کی اصلاح نوجوانوں کی اصلاح کے بغیر نہیں ہو سکتی“

الفضل کا باقاعدگی سے مطالعہ بھی نوجوانوں کی اصلاح کا ایک بہت بڑا ذریعہ ہے نوجوانوں کو اس کے مطالعہ کی عادت ڈالیے اور قوموں کی اصلاح کا سامان کیجیے۔

(مینجر روزنامہ الفضل ربوہ)

تحریک جدید کے سال بیس کے اعلان پر

اہالیان ربوہ میں سے پہلے دن وعدے پیش کرنے والے مخلصین

خاندان سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی فہرست الگ طور پر ہدیۂ ناظرین کی جا رہی ہے ان کے علاوہ اہالیان ربوہ میں سے جن مخلصین نے تحریک جدید کے اعلان کے پہلے دن ہی اپنے وعدے امام ایدہ اللہ تعالیٰ کے حضور پیش کئے ان کی فہرست درج ذیل ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کے جذبہ مسابقت الی الخیر کی قدر دانی فرماتے ہوئے انہیں اپنے انعامات سے نوازے۔ قارئین کرام سے دعا کی درخواست ہے۔ (وکیل المال اوّل تحریک جدید)

نام مجاہدین	رقم وعدہ
مکرم ڈاکٹر نذیر احمد عالی صاحب دارالبرکات ربوہ	۱۷۱/-
،، الحاج محمد فاضل صاحب معہ اہلیہ صاحبہ	۴۲/-
،، حضرت مولوی محمد الدین صاحب ناظر تعلیم	۲۸۰/-
،، حضرت مولانا غلام رسول صاحب راجیکی	۳۰۰/-
،، مہر محمد حیات صاحب ڈاور زود	۲۱/-
،، مرزا صفدر جنگ ہمایوں صاحب	۶۲۲/۱۰
،، شیخ مبارک احمد صاحب نائب ناظر اصلاح و ارشاد	۱۰۱/-
،، ملک محمد بوٹا صاحب تانگہ بان	۴/۲۵
،، چوہدری نذیر محمد صاحب محلہ دارالنصر	۱۲۱/-
،، چوہدری عبداللطیف صاحب افسر دفتر وکیل المال	۲۶/-
،، سید اعجاز احمد شاہ صاحب انسپکٹر بیت المال	۶/۱۲
،، مستری محمد عبداللہ صاحب نلکہ ساز	۱۱/۴۶
،، ڈپٹی محمد شریف صاحب	۹۰/-
،، میاں غلام محمد صاحب اختر ناظر دیوان	۴۳۵/-
،، مرزا محمد یعقوب صاحب واقف زندگی	۴۲/-
،، احمد دین صاحب دفتر وکیل المال	۱۲/-
،، چوہدری فیروز الدین صاحب	۳۶/-
،، سوداگر عبدالحق صاحب شاکر	۹۱/۴
،، چوہدری سمیع اللہ صاحب سیال	۳۹/-
،، میاں خوشی محمد صاحب باڈی گارڈ	۱۲/۲۵
،، مولانا ابوالمنیر نورالحق صاحب	۷۰/-
،، قریشی محمد یوسف صاحب بریلوی	۳۹۸/۲۵
،، مولوی محمد اکبر افضل مربی	۱۳/-
،، مولانا غلام احمد صاحب بدوملہی	۳۶/-
،، حافظ عبدالسلام صاحب وکیل المال ثانی	۲۲۰/-
،، مولوی محمد الدین صاحب ٹیچر ٹی۔ آئی کالج	۵۴/-
،، شیخ نذیر احمد بشیر صاحب وکالت دیوان	۲۴/۲۵
،، فرزند علی انور کارکن امانت تحریک جدید	۶/-
،، ملک محمد شفیع صاحب پریذیڈنٹ دارالرحمت	۱۲۴/-
،، منصور احمد صاحب عمر معہ والدہ صاحبہ دارالرحمت شرقی	۱۹/۵۰
،، مولوی بدرالدین صاحب انسپکٹر تحریک جدید	۳۲/۴۸
،، مولوی محمد اسلم شاد انسپکٹر بیت المال	۱۲/-
،، چوہدری مظفر الدین صاحب دارالصدر	۹۸/۵۰
،، پروفیسر محمد اسلم صاحب صابر ایم اے	۶۱/۵۰
،، مولوی احمد خاں صاحب نسیم	۸۳/۶۲
،، مرزا محمد ادریس صاحب مبلغ بورنیو	۲۰/-
مکرم پیر عبدالمجید صاحب دارالبرکات ربوہ	۱۲/۷۵
،، محمد عبداللہ صاحب ہربنس والے	۱۰/۷۵
،، عبدالجبار قیوم صاحب جامعہ احمدیہ	۱۰/-
،، مولوی عبداللطیف صاحب بہاولپوری	۸۳/۵۰
،، ملک محمد رفیق صاحب دارالصدر غربی	۴۸/۷۵
،، مولوی رشید احمد صاحب چغتائی انسپکٹر بیت المال	۳۹/-
،، صفی الرحمن صاحب خورشید	۸/۲۵
،، محمود احمد سعید صاحب دفتر تبشیر	۵/۲۵
،، احمد حسین شاد صاحب دارالصدر شرقی	۵/-
،، چوہدری محمد رفیع صاحب ناصر دواخانہ ربوہ	۲۰/-
،، مولوی محمد اسمٰعیل صاحب منیر مبلغ	۳۲/-
،، چوہدری عنایت اللہ صاحب انسپکٹر خدام	۳۱/-
،، مولوی محمد صدیق صاحب شاہد گورداسپوری ربوہ	۲۱/۲۵
،، قریشی ضیاء الدین صاحب ربوہ	۲۵/۷۵
،، مستری نور محمد صاحب	۶/-
،، میاں فضل الرحمن صاحب کات مال	۱۰/-
،، صوبیدار عبدالمنان صاحب عملہ حفاظت خاص ربوہ	۲۶/۱۲
،، صالح محمد صاحب	۷/-
،، بھائی عبدالسلام صاحب	۳۳/-
،، ناصر احمد صاحب کانڈ کمرشل	۱۱/۷۵
،، محمد اکرم صاحب	۶/۲۵
،، راجہ احمد خاں صاحب	۱۲/۱۲
،، عبدالغفور صاحب نمبردار	۶/-
،، غلام محمد صاحب	۶/-
،، سردار علی صاحب	۶/۱۲
،، نواب الدین صاحب	۶/۱۲
،، جلال الدین صاحب	۶/۰۶
،، قادر بخش خاں صاحب فضل عمر ہسپتال ربوہ	۳۳/۲۵
،، خلیل احمد ولد شہاب الدین صاحب	۱۰/-
خاکسار شبیر احمد وکیل المال اوّل	۱۷/-

زکوٰۃ کی ادائیگی اموال کو بڑھاتی اور تزکیۂ نفس کرتی ہے

چندہ جلسہ سالانہ

مکرم میاں عبدالحق صاحب رامہ ناظر بیت المال

تمام احباب اور جماعتوں سے جنہوں نے ابھی تک چندہ جلسہ سالانہ کی پوری ادائیگی نہیں کی التماس ہے کہ اب اس چندہ کی فراہمی کی طرف خاص توجہ کیجئے۔ کیونکہ اب جلسہ کے انعقاد میں بمشکل ایک ماہ کا عرصہ رہ گیا ہے۔ دراصل ماہوار آمد والے احباب سے ہر ماہ حصہ آمد اور چندہ عام کے ساتھ ساتھ چندہ جلسہ سالانہ کا بھی مطالبہ ہونا چاہیئے۔ اور زمیندار احباب کے لئے لازم ہے۔ کہ ہر فصل کے موقعہ پر چندہ جلسہ سالانہ بھی ادا کیا کریں۔ چنانچہ جن جماعتوں نے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی اس ہدایت پر کما حقہٗ عمل کیا ہے ان کے نام قبل ازیں شائع کئے جا چکے ہیں۔ اس کے بعد جن جماعتوں کی وصولی پچاس فی صدی سے بڑھ گئی ہے۔ ان کے نام بھی دعا کی خاطر نیچے درج ہیں۔ ان میں سے بعض جماعتیں سو فیصدی تک چندہ جلسہ سالانہ کا اپنا اپنا بجٹ پورا کر چکی ہیں۔ لیکن بعض جماعتوں کی طرف سے ابھی تک اس مد میں کوئی رقم وصول نہیں ہوئی۔ لہٰذا جن جماعتوں نے ابھی تک چندہ جلسہ سالانہ کی وصولی شروع نہیں کی۔ ان سے التماس ہے کہ اب اس بارہ میں مزید غفلت نہ کریں اور باقی تمام جماعتیں کوشش کریں کہ جلسہ سالانہ سے پہلے ہی دن سب کا چندہ جلسہ سالانہ کا بجٹ پورا ہو جائے۔ جن جماعتوں کے ذمہ گذشتہ سالوں کے بقائے ہیں۔ انہیں ان بقاؤں کی ادائیگی کے لئے بھی پوری کوشش کرنی چاہیئے۔ فیصدی وصولی نکالنے کے لئے ۱۸۔ نومبر تک کی وصول شدہ رقوم محسوب کی گئی ہیں۔ والسلام

سو فی صدی وصولی

۱۔ چک ۴۲ آبادی بیلاں۔ ۲۔ چک ۵۹ ج ب سیانہ۔ ۳۔ چک ۱۱۷ ج ب سودھی۔ ۴۔ اکال گڑھ ۵۔ سوک کلاں۔ ۶۔ چک ۱۶۰ ۷۔ آر ۷۔ گوٹھ فتح دین۔

اسّی فی صدی سے اوپر وصولی

۱۔ چک ۳۳ ر ب رام پور چوہلہ۔ ۲۔ چندر کے منگولے۔ ۳۔ گوٹھ دیرہ مراد۔ ۴۔ گوٹھ امام بخش ۵۔ پھیرو چیچی۔

ساٹھ فی صدی سے اوپر وصولی

۱۔ چک ۱۲۱ ج ب گوکھووال۔ ۲۔ چک ۸۹ ج ب دتن۔ ۳۔ ۲۷۷ ر ب سیقلاں۔ ۴۔ چک ۲۰۳ ج ب غوث پور ۵۔ چک ۱۳۶ گ ب۔ ۶۔ محمد نگر لاہور۔ ۷۔ باٹا پور۔ ۸۔ کوٹ شاہ عالم۔ ۹۔ تونیکی۔ ۱۰۔ چک ۹۱ ۱۰۔ آر محمود آباد۔ ۱۱۔ چک ۱۲۴ ۱۰۔ آر۔ ۱۲۔ چک ۲۲۳ ۹۔ آر۔ ۱۳۔ بستی بابا گجنڈا۔ ۱۴۔ چک ۲۱ دودھ۔ ۱۵۔ رحیم آباد۔ ۱۶۔ محراب پور۔ ۱۷۔ نور نگر فارم۔ ۱۸۔ نصرت آباد اسٹیٹ۔ ۱۹۔ چک ۱۵۱۔ ۲۰۔ گوٹھ احمدیہ۔

پچاس فی صدی سے اوپر وصولی

۱۔ دارالرحمت شرقی (ربوہ)۔ ۲۔ دارالنصر شرقی (ربوہ) ۳۔ میانوالی۔ ۴۔ چک ۶۷ ر ب بیدیانوالہ ۵۔ ائمہ قاضیاں۔ ۶۔ گوئیکی۔ ۷۔ سرائے عالمگیر۔ ۸۔ دھوریہ۔ ۹۔ چک جال۔ ۱۰۔ بھون۔ ۱۱۔ پتی۔ ۱۲۔ نیل کوٹ چاہ سجاگو وال۔ ۱۳۔ رحیم یار خان۔ ۱۴۔ سانگھڑ۔ ۱۵۔ دیناج پور۔

قائدین خدام الاحمدیہ کی خدمت میں گذارش

خدام الاحمدیہ کے علمی مقابلہ جات دوران سال اور بر موقعہ سالانہ اجتماع کے سلسلہ میں معیاروں کی تعیین کے لئے از سر نو غور کیا جا رہا ہے تا زیادہ سے زیادہ خدام بہتر رنگ میں شریک ہو کر استفادہ کر سکیں۔

لہٰذا احباب سے گذارش ہے کہ اس سلسلہ میں اپنے مفید مشوروں سے یکم دسمبر ۱۹۶۳ء تک ضرور آگاہ فرماویں تا معیاروں اور امتحانات کے نصابوں کی تعیین وغیرہ کے بارہ میں ان کو بھی مدنظر رکھا جا سکے۔

امید ہے کہ آپ اس طرف فوری توجہ فرما کر مطلوبہ تجاویز سے جلد از جلد مطلع فرمائیں گے

(مہتمم تعلیم و ذہانت مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

ضروری اور اہم خبروں کا خلاصہ

لاہور ۲۲ نومبر۔ مسٹر حبیب بورقیبہ جونیر نے کل یہاں کہا کہ تونس شروع سے ہی کشمیریوں کو اپنی قسمت کا فیصلہ کرنے کے لئے حق خودارادیت دینے کی حمایت کرتا رہا ہے آپ نے کہا حق خودارادیت ہمارے ملک کی بنیادی پالیسی ہے آپ نئی دہلی سے پاکستان کے سات روزہ نجی دورہ پر یہاں پہنچنے کے بعد اخباری نمائندوں سے باتیں کر رہے تھے مسٹر حبیب بورقیبہ جونیر نے جو امریکہ میں تونس کے سفیر رہ چکے ہیں بتایا کہ کشمیریوں کو حق خودارادیت دینے کے بارے میں تونس کا موقف بالکل واضح اور غیر مبہم ہے مسئلہ کشمیر کشمیریوں کو حق خودارادیت دینے سے ہی حل ہو سکتا ہے۔

• تل ابیب ۲۲ نومبر۔ ریڈیو بغداد کے ایک نشریہ کے مطابق عراق میں نئی حکومت کی تشکیل عمل میں لائی گئی ہے جس کے سربراہ سابق چیف آف سٹاف لفٹیننٹ جنرل یحییٰ طاہر مقرر ہوئے ہیں نشریہ میں بتایا گیا ہے کہ سابق وزیراعظم میجر جنرل احمد حسن البکر کو صدر فیلڈ مارشل عبدالسلام عارف کے تحت نائب صدر کے عہدے پر تعینات کیا گیا ہے نشریہ میں مرکزی کابینہ کے جن ۲۱ وزراء کے نام بتائے گئے ہیں ان میں ۸ فوجی افسر شامل ہیں یہاں مبصرین کا یہ خیال ہے کہ نئی حکومت قوم پرست اور میانہ رو عناصر کی کوشش ہے ایک دوسری اطلاع کے مطابق بعث پارٹی کی تنظیم نیشنل گارڈ کے ایک ہزار ارکان نے اپنے ہتھیار حکومت کے حوالہ کر دیئے ہیں بغداد میں کرفیو نرم کر دیا گیا ہے اور گشتی دستوں کی تعداد میں کمی کر دی گئی ہے

• راولپنڈی ۲۲ نومبر وزیر قانون و پارلیمانی امور شیخ خورشید احمد نے بتایا ہے کہ ڈھاکہ میں منعقد ہونے والے قومی اسمبلی کے اجلاس میں بنیادی حقوق کا بل آخری فیصلہ کے لئے پیش کیا جائے گا۔ اس کے ساتھ ہی سلیکٹ کمیٹی کی رپورٹ بھی ایوان میں پیش کی جائیگی آپ نے مزید کہا کہ اجلاس میں چھ آرڈیننس اور اسمبلی کے قواعد کار توثیق و منظوری کے لئے پیش کئے جائیں گے اور سپیکر کا نئے سرے سے انتخاب بھی کیا جائے گا۔ اس کا انکشاف آپ نے کل یہاں ڈھاکہ روانہ ہونے سے پہلے ہوائی اڈہ پر اخباری نمائندوں سے بات چیت کرتے ہوئے کیا۔ شیخ خورشید احمد نے کہا کہ ڈھاکہ میں قومی اسمبلی کا اجلاس ایک ماہ تک جاری رہے گا اور قطعی فیصلہ کے لئے بنیادی حقوق کا بل ایوان میں پیش کر دیا جائے گا۔

• کراچی ۲۲ نومبر۔ سوویٹ ایر لائنز ایروفلوٹ کے ڈپٹی ڈائریکٹر مسٹر لبکیر ڈف نے جو کل یہاں پہنچے تھے کل پاکستان انٹرنیشنل ایر لائنز کے مینجنگ ڈائریکٹر ایرکموڈور نور خان سے ان کے دفتر میں بات چیت کی اس موقع پر محکمہ شہری ہوابازی کے ڈائریکٹر جنرل بی کے داس بھی موجود تھے۔ اس ملاقات میں جو تقریباً ایک گھنٹہ جاری رہی سوویٹ ایر لائنز کے طیاروں کی کراچی تک پرواز کے عملی پہلوؤں کا جائزہ لیا گیا

• کراچی ۲۲ نومبر۔ مرکزی اعداد و شمار کے دفتر سے جاری شدہ اعداد و شمار کے مطابق ستمبر کے دوران پاکستان کے راستہ افغانستان نے دو کروڑ چھبیس لاکھ روپے مالیت کی تجارت کی ستمبر کے دوران افغانستان نے ۲۶ لاکھ ۲۷ ہزار روپے کے پھل سبزیاں ایک لاکھ ساٹھ ہزار روپے کی اونی اشیا اور انتالیس ہزار روپے مالیت کی کھالیں برآمد کیں۔

• کراچی ۲۲ نومبر۔ مرکزی وزیر خزانہ مسٹر محمد شعیب نے کل یہاں بتایا کہ کویت سے ایک معاہدہ پر دستخط ہونے کا امکان ہے جس کے تحت کویت پاکستان میں سرمایہ کاری کرے گا۔ یہ معاہدہ سرمایہ کاری کے پاک جرمن معاہدہ کی نوعیت کا ہوگا۔ پاکستان اور کویت کے درمیان کل تجارتی بات چیت کا دوسرا دور تھا۔

• تہران ۲۲ نومبر کل یہاں سرکاری طور پر اعلان کیا گیا کہ گزشتہ روز روس ایران سرحد پر ایک روسی مگ لڑاکا طیارے نے ایران کے ایک سول طیارے کو مار گرایا۔ اعلان میں بتایا گیا ہے کہ ایرانی طیارہ پر سوار دو افراد نقشہ کشی کے ادارہ کے لئے کام کر رہے تھے اور یہ طیارہ اسی ادارہ کی ملکیت تھا۔ روسی طیارے کی فائرنگ سے ایرانی طیارہ کو آگ لگ گئی اور وہ گر کر تباہ ہو گیا اس حادثہ میں نقشہ کشی کے ادارہ سے تعلق رکھنے والے دونوں افراد ہلاک ہو گئے طیارہ کے پائلٹ کو سخت زخمی حالت میں ہسپتال لے جایا گیا۔

• لاہور ۲۲۔ نومبر۔ معلوم ہوا ہے کہ مغربی جرمن ہاکی ٹیم اگلے سال کے شروع میں پاکستان کا دورہ کرے گی۔ اگرچہ پاکستان میں ٹیم کے قیام کی مدت اور دورے کی قطعی تاریخوں کا فیصلہ تاحال باقی ہے لیکن پاکستان کے دورے کی اطلاع حتمی ہے۔

ملیریا ریڈیکیشن کے محکمہ میں سپروائزروں کی فوری ضرورت

معلوم ہوا ہے کہ نومبر کے آخری دو ہفتوں میں منٹگمری۔ پاکپتن۔ بہاولنگر۔ گجرات۔ سرگودھا۔ جھنگ کے ضلعوں میں ملیریا سپروائزر بھرتی کئے جائیں گے۔ قابلیت میٹرک تنخواہ معہ الاؤنس ۱۲۵/- بھرتی کی تاریخ اور دیگر تفصیلات کے لئے ہر ضلع کے ملیریا ریڈیکیشن دفتر سے پتہ کریں۔

درخواست ہائے دعا

۱۔ خاکسار کا لڑکا ہمایوں الرشید چند دنوں سے بیمار ہے احباب جماعت اس کی صحت و تندرستی کے لئے دعا فرمائیں (ہارون الرشید ارشد۔ ڈسٹرکٹ منیجر آر۔ ایس۔ سی۔ سی۔ ضلع لائلپور)

۲۔ مکرم رحمت اللہ صاحب جو منج کسراں اپنے چندہ تحریک بلغ ۳۰/- روپے کی ادائیگی کے ساتھ اپنے مکتوب میں تحریر فرماتے ہیں کہ انہیں تپ دق کی مرض ہے اور دیگر مشکلات میں مبتلا ہیں قارئین کرام سے درخواست ہے کہ ان کی صحت کی بحالی اور مشکلات سے نجات کے لئے دعا فرمائیں۔ (وکیل المال اول تحریک جدید)

۳۔ خاکسار کی نانی صاحبہ چند روز سے سخت بیمار ہیں دوست انکی صحت یابی کے لئے دعا فرمائیں (سمیع اللہ سیال۔ وکالت مالی ربوہ)

۴۔ مجلس خدام الاحمدیہ رحیم یارخاں کے ایک مخلص خادم ناظم وقار عمل مکرم خادم حسین صاحب کی اہلیہ محترمہ کی آنکھوں کا اپریشن ہوا ہے نیز محترم فضل کریم صاحب کی اہلیہ مکرمہ ایک لمبے عرصے سے بیمار چلی آرہی ہیں احباب جماعت کی خدمت میں درخواست دعا ہے (اقبال احمد راجن پوری معتمد مجلس خدام الاحمدیہ رحیم یارخان)

۵۔ مکرم چوہدری اشرافت احمد صاحب کی اہلیہ صاحبہ کا موتیا کا اپریشن گوجرہ میں ہوا ہے آنکھ میں درد کی وجہ سے تکلیف ہے احباب کرام دعا فرماویں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے مریضہ کی بینائی ٹھیک کر دے (محمد سعید دارالرحمت غربی)

۶۔ مکرم ملک خدا بخش صاحب کی اہلیہ صاحبہ کا رسولی کا اپریشن ہوا ہے مریضہ بہت کمزور ہو گئی ہے احباب کرام دعا فرماویں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے مریضہ کو کامل صحت عطا کرے۔ (محمد سعید ناظم مالی وقف جدید۔ ربوہ)

۷۔ میری والدہ محترمہ اہلیہ ملک محمد شفیع صاحب مرحوم تین چار سال سے بیمار چلی آرہی ہیں آج کل ان کی صحت زیادہ خراب ہے قارئین ان کی صحت کاملہ عاجلہ کے لئے دعا فرماویں۔ (اہلیہ مولوی محمود احمد صاحب سعید ربوہ)

۸۔ مکرم مولوی محمد شفیع صاحب آف ننکانہ صاحب کمر اور ٹانگوں میں درد کی وجہ سے بیمار رہتے ہیں مکمل صحت یابی کے لئے احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے (غلام محمد سیکرٹری امور عامہ ننکانہ صاحب)

۹۔ میری والدہ صاحبہ بازو میں شدید درد کی وجہ سے علیل ہیں احباب کی خدمت میں عاجزانہ دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ صحت عطا فرمائے (محمد الدین کلرک۔ دفتر۔ ریویو۔ ربوہ)

۱۰۔ میرا لڑکا عزیزم مشتاق احمد بی اے مورخہ ۲۵ نومبر ۶۳ء کو بغرض حصول تعلیم انگلینڈ جا رہا ہے جملہ احباب اس کے بخیر و عافیت پہنچنے اور صحت و عافیت کے ساتھ بخیریت واپس آنے کے لئے دعا فرماویں۔ (عنایت علی چوہدری)

دعائے نعم البدل

میری بھتیجی دختر عزیز عبدالرحیم صاحب مورخہ ۱۶ نومبر ۱۹۶۳ء کی رات کو فوت ہو گئی ہے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ عمر ڈیڑھ سال تھی۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اس کا نعم البدل عطا فرمائے اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ (عبدالرحمن عزیز جنرل سیکرٹری جماعت احمدیہ پاکستان)

صدر کینیڈی کو گولی مار کر ہلاک کر دیا گیا

مسٹر لنڈن جانسن نے صدارتی ذمہ داریاں سنبھال لیں

نیویارک ۲۳ نومبر۔ امریکہ کے صدر کینیڈی کو کل ڈلاس میں ایک شخص نے گولی مار کر ہلاک کر دیا۔ ان پر جب قاتلانہ حملہ ہوا تو وہ ایک موٹر کار میں سوار بازار میں سے گزر رہے تھے۔ ایک شخص نے ان پر مسلسل تین گولیاں چلائیں جو انکے سر پر لگیں۔

مسز کینیڈی بھی ان کے ہمراہ کار میں سوار تھیں۔ انہوں نے لپک کر اپنے خاوند کے سر کو تھام لیا اور اُف اُف پکارنے لگیں۔ صدر کو فوراً ہسپتال پہنچایا گیا۔ وہاں انہیں خون دیا گیا لیکن وہ اس قاتلانہ حملہ کے پچیس منٹ بعد انتقال کر گئے۔ صدر کینیڈی کی عمر چھیالیس برس تھی۔

ٹیکساس کے گورنر مسٹر کونلے کو بھی گولی لگی اور وہ زخمی ہو گئے۔ مسٹر کینیڈی ایک کھلی موٹر کار میں سوار تھے اور ڈلاس ٹریڈ مارٹ کے قریب ایک تقریر کرنے جا رہے تھے۔ نائب صدر مسٹر جانسن نے صدارت کی جملہ آئینی ذمہ داریاں سنبھال لی ہیں۔ فیڈرل بیورو آف انویسٹیگیشن کے چیف مسٹر ایڈگر ہوور نے پوری سرگرمی سے قاتل کا پتہ لگانے اور اسے گرفتار کرنے کا حکم دیا ہے۔ بعد کی اطلاع مظہر ہے کہ پولیس نے ایک نوجوان کو گرفتار کیا ہے۔ تاہم حملہ آوروں کی تلاش جاری ہے۔

امانت تحریک جدید کی ضرورت

سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ اطال اللہ بقاءہ کی جاری کردہ تحریک کے عظیم الشان نظام سے آپ بخوبی واقف ہیں اس الٰہی تحریک کے ذریعہ جہاں ایک طرف افراد جماعت میں ایمان کا پیغام اخلاص اور قربانی کا نیا جذبہ پیدا ہوا ہے وہاں دوسری طرف اکناف عالم میں احمدیت یعنی حقیقی اسلام کا پیغام پہنچ رہا ہے اور کوئی دن اب نہیں گزرتا جس میں نئے افراد اور نئی جماعتیں مختلف ممالک میں قائم نہ ہو رہی ہوں اس الٰہی تحریک کی ایک برانچ امانت تحریک جدید کا قیام ہے جس کے بارہ میں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:۔

”امانت فنڈ کی مضبوطی کا مطالبہ دراصل پس انداز کرانے کے لئے ہی تھا اس کی اصل غرض صرف یہ تھی کہ جماعت کی مالی حالت مضبوط ہو وہ اقتصادی لحاظ سے ترقی کرتی چلی جائے اور فضول اخراجات کو محدود کرتی جائے پس میری تجویز یہ ہے کہ آدھی روٹی گھر میں رکھو تا جب ضرورت ہو اسے کھا سکو اور اسی غرض سے میں نے تحریک جدید امانت فنڈ قائم کیا تھا جو شخص اس تجویز پر عمل کرتا ہے وہ فائدہ میں رہتا ہے پس کوئی شخص خواہ وہ کتنا غریب ہو اسے چاہیئے کہ کچھ نہ کچھ ضرور جمع کرتا رہے خواہ روپیہ یا دو پیسے ہی کیوں نہ ہو“

موجودہ قواعد برائے واپسی قرضہ:۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اجازت فرمائی ہے ”ہر شخص جو تحریک جدید میں امانت رکھتا ہے اپنی ضرورت کے مطابق جب چاہے تحریر کرا کے اپنا روپیہ واپس لے سکتا ہے اور اس روپیہ کی واپسی پر جو خرچ ہوگا وہ بھی سلسلہ کی طرف سے ہوگا“

امانت فنڈ پر زکوٰۃ نہیں

”تحریک جدید میں جو امانت رکھی جائے گی۔ اس پر کوئی زکوٰۃ نہیں ہوگی“

(افسر امانت تحریک جدید)

نکاح کی بابرکت تقریب

(بقیہ صفحہ اول)

وہ ہمارے بزرگ محترم مولوی فضل دین صاحب وکیل کی صاحبزادی عزیزہ لبشری بیگم اور میرے پرانے اور گہرے دوست مکرم محبوب عالم صاحب خالد کے فرزند عزیز منور شمیم خالد جو مجھے اپنے بچوں ہی کی طرح عزیز ہے کے مابین قرار پایا ہے پھر آپ نے طرفین سے ایجاب قبول کرا کے نکاح کا باقاعدہ اعلان فرمایا

احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو اپنے فضل و کرم سے دونوں خاندانوں کے لئے دین و دنیا۔ ظاہر و باطن اور حال و مستقبل کے لحاظ سے ہر طرح خیر و برکت اور دینی سعادت کا موجب بنائے اور اسے ثمرات حسنہ سے نوازے آمین اللھم آمین

درخواست دعا

(محترم صاحبزادہ مرزا رفیع احمد صاحب صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

مورخہ ۲۳-۱۱ کو لالہ موسیٰ کے قریب موڑ کے حادثہ میں ہمارے ایک مخلص بھائی نذیر احمد صاحب ملازم منگلا ڈیم زخمی ہو گئے تھے۔ دو روز متواتر بے ہوش رہے۔ اب اللہ تعالیٰ کے فضل سے انہیں افاقہ ہے۔ جملہ احباب جماعت کی خدمت میں مکمل صحت یابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

امراء صاحبان کی خدمت میں ضروری گزارش

ضرورت مند احباب کی طرف سے اپنے بچوں کے رشتوں کے لئے دفتر ہذا میں کثرت سے خطوط آتے رہتے ہیں ان کو مناسب رشتے بتانے کے لئے ضروری ہے کہ امراء و پریذیڈنٹ صاحبان اپنی جماعتوں کے قابل نکاح ذکور و اناث کی فہرست مع ضروری کوائف مرکز میں بھجوائیں تا ضرورت مند احباب کو مناسب رشتے بتانے میں سہولت ہو۔ چنانچہ امراء و پریذیڈنٹ صاحبان کی خدمت میں متعدد بار خطوط لکھے گئے مگر راولپنڈی شہر، جہلم شہر، گجرات شہر، لائل پور شہر، سرگودھا شہر اور لاہور شہر کے چند ایک حلقوں کے علاوہ اور کہیں سے بھی مطلوبہ فہرستیں موصول نہیں ہوئیں جس کی وجہ سے ضرورتمند احباب کو مناسب رشتے بتانے میں دقت ہو رہی ہے۔

پس تمام امراء و پریذیڈنٹ صاحبان کی خدمت میں بذریعہ اعلان ہذا گزارش کی جاتی ہے کہ وہ شہری اور مضافات کی جماعتوں سے قابل نکاح افراد کی فہرستیں ضروری کوائف کے ساتھ جلد از جلد بھجوائیں نیز اپنی اپنی جماعتوں میں سیکرٹری رشتہ ناطہ مقرر کر کے ماہوار باقاعدہ رپورٹ دفتر ہذا میں بھجوانے کا انتظام فرمائیں۔

اس سلسلہ میں جماعت احمدیہ راولپنڈی کے سیکرٹری رشتہ ناطہ مکرم بابو محمد عالم صاحب باقاعدہ اپنے کام کی پندرہ روزہ رپورٹ بھجوا رہے ہیں۔ امید کرتا ہوں کہ باقی جماعتوں کے سیکرٹری رشتہ ناطہ بھی اپنی ذمہ داری کو محسوس کرتے ہوئے اپنے کام کی باقاعدہ رپورٹ بھجواتے رہیں گے۔

تعلیم الاسلام کالج ربوہ کی بورڈ کی دو ٹیمیں زونل فائنل میں

تعلیم الاسلام کالج ربوہ کی بورڈ کی ہاکی ٹیم سیمی فائنل میں گورنمنٹ کالج میانوالی کو ایک گول سے ہرا کر فائنل میں پہنچ گئی اب فائنل ربوہ میں ۲۸ نومبر کو ہوگا اور فائنل میچ کے معاً بعد انعامات تقسیم کئے جائیں گے۔

اسی طرح کالج کی بورڈ کی کرکٹ ٹیم نے تین روزہ میچ میں گورنمنٹ کالج میانوالی کے بالمقابل دونوں اننگز میں ۱۸۱ زائد رنز بنا کر میچ جیت لیا اور فائنل میں پہنچ گئی۔ اب فائنل میچ گورنمنٹ کالج سرگودھا کے ساتھ سرگودھا میں ہو رہا ہے۔

پہلی اننگ میں ٹی آئی کالج نے ۴۰۹ رنز بنائے۔ جبکہ گورنمنٹ کالج میانوالی کے سارے کھلاڑی صرف ۱۲۶ رنز بنا کر آؤٹ ہو گئے اس اننگ کے بہترین کھلاڑی مبشر نے ۱۱۶ رنز بنائے مسعود احمد نے ۹۰، مبارک نے ۷۶ اور طارق نے ۵۳ بنائے۔ دوسری اننگ میں ٹی۔ آئی۔ کالج کی ٹیم نے ۲۳۵ رنز بنائے۔ جبکہ گورنمنٹ کالج میانوالی کی ٹیم صرف ۳۳۶ رنز بنا سکی۔ ٹی۔ آئی۔ کالج نے ۲۳۵ سکور بنا کر ڈکلیئر کر دیا۔ اس اننگ میں بہترین کھلاڑی مبارک نے ۱۰۸ ناٹ آؤٹ اور رفیق نے ۱۱۰ رنز بنائے۔ (محمد احمد انور ایم۔ اے ڈی۔ پی۔ ای) ٹی۔ آئی کالج سپورٹس کمیٹی)

جھنگ ڈسٹرکٹ ہائی سکولز ٹورنامنٹ میں

تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ کی کامیابی

جھنگ ۲۲ر نومبر (بذریعہ ڈاک) اللہ تعالیٰ کے فضل سے تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ نے کرکٹ کا پہلا میچ شورکوٹ روڈ ہائی سکول کے خلاف ۱۱ رنز کے مقابلہ میں ۲۴۴ رنز پر جیتا اور دوسرے میچ میں اسلامیہ ہائی سکول چنیوٹ کے خلاف ۳۳ رنز کے مقابلہ میں ۱۹۰ رنز سے کامیابی حاصل کی۔ آج اصلاح ہائی سکول چنیوٹ سے فائنل میچ کھیلا جا رہا ہے۔

ہاکی میں بھی تعلیم الاسلام ہائی سکول کی ٹیم نے گورنمنٹ ہائی سکول جھنگ کو تین گول پر اور اسلامیہ ہائی سکول چنیوٹ کو دو گول پر شکست دی ہے۔ پرسوں اتوار کو ایم بی ہائی سکول جھنگ کے خلاف فائنل میچ کھیلا جائیگا انشاء اللہ۔ (سیکرٹری سپورٹس کمیٹی)

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴